﴿اداریہ﴾ بسم اللہ الرحمن الرحیمO جدید انکشاف

ترکی میں احادیث کی از سر نو تشریح۔تبصرہ، تجاویز

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الھاشمی

مہتمم جامعہ المرکز الاسلامی

یہ حقائق تو اس قدر عظیم الشان اور غیر معمولی ہیں کہ اسلام اور مغرب کی اس کشمکش میں اس سے زیادہ دلچسپ صورتحال پہلے شاید کبھی بھی پیدا نہ ہوئی ہو دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ روشنی مسلسل بڑھ رہی ہے اور سایے مسلسل سمٹ رہے ہیں۔ موجودہ صدی صرف اور صرف اسلام کی صدی ہے البتہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ مغرب نے جس وسیع پیمانے پر اپنے مرنے کا اس زمانے میں انتظام کیا اور اپنے اوپر حجت تام کیا تاریخ انسانی میں اس کی نظیر مشکل ہے۔ وہ اسلام کے روشنی بجھانے میں مصروف ہے اور اسلام کے خلاف نئی سے نئی پالیسیوں کا آغاز کررہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے مغرب اور بالخصوص اس کے مقلد ممالک نے خواتین کے حقوق کا نعرہ بلند کیا ہے اور دوسری طرف ہم آہنگی بین المذاہب اور انسانی حقوق کے نعروں کے پشت دینی اقدار کو پامال کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ترکی حکومت نے مغرب کی تقلید میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈے اور دین کے خلاف سازشوں میں ایک بڑا کردار ادا کیا اور کررہی ہے۔ چنانچہ کمال اتاترک نے بندوق کی نوک پر ترکی کو سرکاری طور پر ایک بے دین ریاست قرار دیکر اسلامی لباس اور حجاب پر پابندی لگادی۔ حالانکہ ایک زمانہ تھا کہ ترکی حکومت کو اسلامی اعتبار سے ایک اعزاز حاصل تھا۔ سلطنت عثمانیہ میں ''مجلۃ الاحکام'' جیسی فقہی اقدامات کرکے اسلام کیلئے بڑا کردار ادا کرچکی ہے۔ مگر زمانہ گزرتے گزرتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ 1999ء میں محض سکارف پہننے کی وجہ سے ترکی کی رکن اسمبلی مردہ کو آچکی کی نہ صرف رکنیت بلکہ شہریت بھی ختم کردی اور سکارف (پردہ) کے باعث ہزاروں طالبات کو تعلیمی اداروں سے نکال دیا گیا۔ حیرانگی سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ اُس وقت اِن نعروں والوں کو یہ توفیق حاصل نہ ہوئی کہ حقوق کے قراردادوں کو سامنے لایا جاتا اور ترکی حکومت کے خلاف پابندیوں کا عمل شروع کیا جاتا بلکہ اس کے خلاف کاروائی تو درکنار خود ان ممالک نے ترکی حکومت کو اس پر خراجِ تحسین پیش کیا۔ بہر حال ابھی کئی ہفتوں سے بحث و مباحثہ جاری ہے۔ کہ ترکی میں ایک دستاویز کی اشاعت کی تیاری کی جارہی ہے جسمیں مذہب کی از سر نو تشریح اور اس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی بات کی گئی ہے۔ اس دستاویز کو انقلابی دستاویز کہا گیا ہے۔ ترکی کی بااختیار وزارت مذہبی امور نے انقرہ یونیورسٹی میں مذہبی علماء کی ایک ٹیم کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جسے احادیث کا از سر نو جائزہ لینے کا کام سونپا گیا ہے۔ اگر یہ حقیقت میں احادیث کی قدیم کتب و شروحات کو ختم کرنے کی کوشش ہے۔ تو یقیناً ترکی کے ذمہ دار حلقوں سے دین کی طرف اس عجیب قسم کی توجہ عالم اسلام کیلئے موجب حیرت ہے۔ ترکی کے آزاد خیالی اور روشن خیالی کو دیکھتے ہوئے لگ رہا ہے کہ احادیث مبارکہ کی از سر نو تشریح درحقیقت جدت پسندی کے لبادہ میں الحاد ہے۔ ذیل میں ایک اخباری بیان پیش کی جاتی ہے۔ ''ترکی

حکومت کے خیال میں بہت سی احادیث متنازعہ ہیں اوران سے معاشرے میں منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ان کی ازسرنو تشریح کرنے کی ضرورت ہے۔ان کے مبصرین کا کہنا ہے کہ اسلام کے عقائد کی ازسرنو تشریح کی جارہی ہے تاکہ مذہب کی تجدید کی جاسکے اور یہ کام مذہب میں اصلاحات کیلئے اختیار کیا گیا"۔ یورپ اور مغربیت کا بڑا مسئلہ مادر پدر آزاد معاشرہ کی ترویج ہے اوراُنکے ہاں ترقی کا معیار بھی یہی ہے ترک پہلے سے آزاد معاشرہ کا حامل ہے لیکن جہاں کہیں مذہبی اداروں سے اسکے خلاف آواز اُٹھنے کا خطرہ تھا اسی خطرہ کے پیش نظر ترک ایک غیر اسلامی ریاست قرار دیا گیا۔اب سوال یہ پیدا ہورہا ہے کہ ترکی نے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے احادیث کی تشریح کا راستہ کیوں اختیار کیا؟ کیا اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔درحقیقت احادیث نبوی ﷺ وہ مقدس ترین ذخیرہ ہے جس سے قرآن کا مفہوم محفوظ ہے۔اللہ تعالیٰ کے مقدس کتاب کی وہی تشریح معتبر ہے جسے رسالت مآب ﷺ اپنی زبان اقدس کے ذریعے توثیق کرچکے ہیں احادیث مبارکہ میں سیاست، گروہ بندی، تعصب اور دجل سے مختلف زمانے میں لوگوں نے جھوٹی احادیث گھڑ کر عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی مگر حافظ ابن حجر، ابن معین امام احمد بن حنبل، امام نسائی امام بخاری ومسلم ملاعلی قاری اور حافظ ذہبی جیسے خداداد صلاحیتوں کے مالک اٹھے اورانہوں نے دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کرکے دکھایا۔مختلف تصانیف لکھ ڈالیں جو کہ موضوعات کے نام سے موسوم ہیں۔احادیث کو پرکھنے کیلئے اکیاسی (۸۱) سے زائد بنیادی علوم اسی لئے وضع کئے۔

تجاویز وسفارشات: بہرحال جہاں تک ترقی پذیر دور کا تقاضہ ہے کہ احادیث مبارکہ کی ایسی تشریح ہوجائے کہ معاشرے کو اس سے روشناس کیا جاسکے اوران کے سامنے احادیث کا ذخیرہ آسانی سے پیش کیا جاسکے تو یہ اقدامات اپنی شرعی حدود کے تحت قابل تحسین ہیں۔ ترکی حکومت اگر واقعۃً مخلص ہے اور واقعی دین متین کیلئے بڑا کردار ادا کرنا چاہتی ہے اور یورپ کی غلامیت سے نکلنا چاہتی ہے اور مجلة الاحكام کی طرح علمی ذخیرہ دنیائے عالم میں پیش کرنا چاہتی ہے تو پھر ایسے بڑے کام کیلئے مسلم امہ کا اعتماد حاصل کرنا اولاً فرض ہے۔اور پھر مسلم ممالک کے چیدہ چیدہ محدثین وفقہاء عظام اور اہل علم وتحقیق حضرات کا ایک بورڈ بنائیں۔جسمیں پاکستان، ہندوستان، بنگلادیش، سعودی عرب، شام اور دیگر ممالک اسلامیہ سے محققین شامل ہوں تاکہ اجتماعی سوچ وبیچار کے تحت یہ بڑا فریضہ انجام دیا جاسکے اور یوں مسلم امہ کا اعتماد برقرار رکھنے کیساتھ ساتھ معاشرہ اسے آسانی سے قبول کرلے گا۔اور اگر احادیث پر کام کرنے سے اغراض ومقاصد یہ ہوں کہ قدیم ذخیرہ احادیث کو مٹایا جائے اور جمہور کی رائے سے انحراف کرکے محض جدت پسندی، روشن خیالی کو فروغ دیکر احادیث کا انکار کیا جائے۔تو اس کام کی ضرورت نہیں۔کیونکہ گذشتہ صدیوں میں بھی کئی فرقوں نے ایسی کوششیں کیں ہیں کہ دنیائے عالم سے احادیث کا ذخیرہ ختم ہو مگر رب کائنات نے "انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون" کا ظہور فرماکران عناصر کی سرکوبی کیلئے علامہ ابن حجر، ابن معین، ملاعلی قاری، عبداللہ ابن مبارک، محمد اسماعیل البخاری، امام مسلم اورامام نسائی جیسی ہستیاں پیدا کیں۔ان حضرات نے ان عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔بجائے یہ کہ وہ احادیث کو مٹادیتے اللہ جل جلالہ نے ان عناصر کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا۔جن کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔لہٰذا اگر ترکی حکومت اسی کام کے لئے عمل پیرا ہے تو تاریخ انسانی اسے معاف نہیں کرے گی۔